© rasailojaraid.com

روایت جناب میاں عبدالمطلب شاہ جہانگیروی
نقل: مولانا سمیع الحق (ذاتی ڈائری)

حزم واحتیاط کے بعض حیرت انگیز واقعات

بچوں کی اذیت اور تکلیف پر دارالعلوم کو ترجیح

حضرت شیخ الحدیث کے ہم زلف اور میرے خالو جناب میاں عبدالمطلب شاہ صاحب فقیر خیل جہانگیرہ نے فرمایا۔ دارالعلوم کے طالب علموں کیلئے روٹی اور سالن مولانا صاحب کے گھر میں پکتا تھا، تنور میں اکثر خار دار جھاڑیاں کانٹے دار جلائے جاتے اور گیس وغیرہ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اتفاق سے میں اکوڑہ گیا مولانا صاحب سے ملنے کے لئے، تو تمہاری والدہ صاحبہ نے مجھ سے کہا کہ آپ مولانا صاحب سے کہیں کہ جب ہم مدرسے کے لئے روٹیاں پکاتے ہیں تو لکڑیاں کانٹے دار ہیں گھر میں کانٹے گرتے ہیں۔ اور بچوں کو صحن میں چلنے پھرتے میں تکلیف ہوتی ہے اور اس وقت بچوں میں (سمیع الحق اور محمود الحق وغیرہ چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے) تو ان کو بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور پاؤں میں کانٹے چبھتے تھے۔ تمہاری والدہ نے کہا مجھ سے کہ آپ سفارش کریں۔ مولانا صاحب سے کہا کہ روٹی پکانے کا انتظام باہر ہو جائے تو بہتر ہوگا۔ حضرت نے سنا اور فرمایا کہ میاں صاحب گھر میں دو عورتیں (یعنی خادمیں) روٹی پکانے کے لئے موجود ہیں اور ہر ایک کو مہینے کے سات سات روپے ملتے ہیں۔ تو دو۲ عورتوں کے چودہ۱۴ روپے ہوئے اب اگر میں تنور کے لئے مکان کرایہ پر لوں تو کم از کم مکان کا کرایہ بیس روپے ہوگا اور ساٹھ روپے روٹی پکانے والا بھی لے گا یہ تو سب ملا کے اسی۔ نوے روپے ہوئے۔ اب جو کام چودہ روپے میں ہوتا ہے گھر میں آسانی سے تو کیا ضرورت ہے ۸۰۔۹۰ روپے مدرسے کے خرچ کرنے کی یہ تو خدائی کام ہے۔ اس میں گزارا کرنا چاہیئے اور جو بچوں کے پاؤں میں کانٹے چبھتے ہیں تو اس کا صلہ اللہ تعالیٰ بچوں کو دے گا۔ انشاءاللہ

اٹھنے بیٹھنے کی پریڈ

میاں عبدالمطلب شاہ صاحب نے دوسرا واقعہ یہ بیان کیا کہ مولانا صاحب کو یہ عادت ہوتی تھی۔ کہ عصر کے بعد یا کسی بھی وقت بیٹھک میں بیٹھے ہوتے تھے۔ مہمان وغیرہ کے ساتھ۔ اتنے میں اگر کوئی مہمان وغیرہ آجاتا تھا۔ تو مولانا صاحب عموماً کھڑے ہو جاتے۔ تو مولانا صاحب کی وجہ سے باقی لوگ بھی کھڑے ہو جاتے اتنے میں کوئی مہمان تشریف لائے میرے خیال میں تھا کہ وہ کراچی یا لاہور کے بڑے عالم تھے۔ تو مولانا صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ہم سب ایک ساتھ بیٹھک میں کھانا کھائیں گے۔ میں نے ان سے توریتہً کہا: میرا حضرت روزہ ہے اور یہ اس لئے کہا تھا۔ کہ مجھ سے باہر ہر وقت اٹھنا بیٹھنا نہیں ہو سکتا تھا۔ حضرت خود کھانا اٹھا کر مہمانوں کے پاس لائے اور میں گھر میں اس کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ جس میں تمہارے والد اٹھتے بیٹھتے تھے۔ میں نے تمہاری والدہ صاحبہ سے کہا کہ مجھے کھانا دے دیں مجھے واپس بھی جہانگیرہ پہنچنا ہے۔ اتنے میں تمہارے والد صاحب مزید سالن وغیرہ لینے کے لئے گھر آئے اور مجھ پر نظر پڑی اور ہنسے اور فرمایا کہ میاں صاحب آپ کا تو روزہ تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے ہر وقت اٹھنے بیٹھنے کی پریڈ نہیں ہو سکتی۔

دارالعلوم حقانیہ کے اہتمام کی پیش کش

میاں صاحب نے تیسرا واقعہ یہ بیان کیا کہ مولانا بادشاہ گل صاحب دارالعلوم حقانیہ کے قیام کے بعد اپنا مدرسہ بنانا شروع کیا تو حضرت ان کے پاس تشریف لے گئے کہ اکوڑہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اور اس میں تو دو مدرسے بیک وقت نہیں چل سکتے۔ اور حضرت نے ان سے یہ فرمایا کہ آپ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم بن جائیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا بلکہ خوشی ہوگی۔ اس سے دین کو اور گاؤں کے اتفاق کو نقصان نہیں پہنچے گا لیکن بادشاہ گل صاحب نے مدرسہ بنایا ان کی زندگی میں تو کچھ طلبہ مدرسے میں تھے۔ لیکن وفات کے بعد اب بالکل خالی ہے۔ دراصل بات اخلاص اور صحیح نیت پر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آج وہ مدرسہ بالکل سنسان ہے۔ اور ایک طرف مولانا صاحب کا ایثار اور اخلاص تھا، آج الحمدللہ دارالعلوم حقانیہ پہلے سے بھی زیادہ اچھے طریقے سے ترقی کی راہ کی طرف گامزن ہے۔ میں جب اکوڑہ آیا کرتا تھا تو واپسی پر حضرت سے ملتے وقت دعا کی گزارش کرتا تو آپ مجھ سے فرماتے کہ آپ میرے لئے دعا کریں یہ تو مولانا صاحب کی تواضع عجز و انکسار تھا۔ کہ ہم جیسے گناہ گاروں سے دعا کے لئے کہتے تھے۔ اور انہیں جو یہ بلند مقام و مرتبہ ملا یہ تواضع اور اخلاص کی وجہ سے۔

گم کردہ منزل کو کیا شوقِ جہاں بینی
ہے جس کی نگاہوں میں پیغامِ عمل کوشی
بہتر ہے دو عالم سے اک رہبرِ فرزانہ
راس آتی ہے مومن کو وہ جرأتِ رندانہ

© rasailojaraid.com